دسویں محرم الحرام کی رسومات کا شرعی حکم

تحریر : شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
داعی اسلامک دعوۃ سنٹر، طائف (سعودی عرب)

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi 00966531437827

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دسویں محرم الحرام کی رسومات کا شرعی حکم

یکم محرم الحرام کی ابتداء ہی سے بدعات و خرافات کی رسمیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کچھ رسمیں کھانے پکانے سے متعلق ہیں تو کچھ رسمیں ماتم و عزا سے متعلق اور کچھ رسمیں شرک و بدعات سے متعلق۔

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے یہ مہینہ اشہر حرم میں سے ہے۔اس لئے جہاں ایک طرف اس مہینے کی حرمت کو بچانا ہے وہیں اس مہینے کے افضل اعمال میں سے روزہ رکھنا ہے اس وجہ سے جس قدر ہو سکے روزہ رکھنا ہے۔ کم از کم عاشوراء کا روزہ۔ مگر افسوس صد افسوس بدعتی لوگوں نے شیعہ کی تقلید میں اس مہینے کو ایک طرف غم کا مہینہ قرار دے کر بدعات و خرافات کا ارتکاب کیا تو دوسری طرف سبیل حسین اور نذر نیاز کے نام پہ نوع بنوع کھانے کا اہتمام کیا۔ کجا حرمت محرم، کجا صوم عاشوراء؟ ایسے حالات میں ہمیں ان رسم ورواج کا جائزہ لینا ہے تاکہ اپنا ایمان و عمل سلامت رکھ سکیں۔

(1) مجالس عزا و مرثیہ : ایک سے دسویں محرم تک مجالس عزاداری قائم ہوتی ہیں جن میں ماتم کیا جاتا ہے خصوصا کربلا سے متعلق جھوٹی اور فرضی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔اس پس منظر میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر درپردہ حملے کئے جاتے ہیں۔ جیسے شیعہ کھلم کھلا صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں اسی طرح یہ چاہتے ہیں کہ ہماری طرح مسلمان بھی صحابی کو گالی دے کر اپنا ایمان ضائع کریں۔ بغیر ثبوت کے

یزید کو سب و شتم کیا جاتا ہے۔یاد رہے ہم مسلمانوں کو اسلام نے ماتم سے منع کیا ہے جو ماتم کرے یا ماتم کی مجلس قائم کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ليس مِنَّا من ضربَ الخدودَ ، وشَقَّ الجيوبَ ، ودعا بدَعْوَى الجاهليَّةِ .(صحيح البخاري:1297)

ترجمہ: جس نے منہ پیٹا، گریبان چاک کیا اور دور جاہلیت کی پکار لگائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اسی طرح شہادت حسین اور ماتم کے پس منظر میں جس طرح صحابی رسول امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کا جو دروازہ کھولا جاتا ہے ایسے لوگ نبی ﷺ کا یہ فرمان سن لیں۔

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : قال النبي صلى الله عليه و سلم :لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه۔(صحيح البخاري:3673،صحيح مسلم:2541)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ اگر تم میں کا کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

یہاں تک کہ بغیر کسی قطعی ثبوت کے یزید کو گالی دینا بھی فسق وفجور ہے۔یزید ایک طرف صحابی رسول کا بیٹا ہے تو دوسری طرف ان کے لئے جنت کی بشارت ہے۔حدیث رسول ﷺ کی حدیث کی روشنی میں بھی اگر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یزید نواسہ رسول کو قتل کر ہی نہیں سکتا کیونکہ نبی ﷺ ایسے شخص کو مغفور کہہ ہی نہیں سکتے جو قاتل ہو۔اس پر میرا ایمان کامل ویقین واثق ہے۔

ہمیں تو ایک عام مسلمان کی توہین سے بھی بچنا ہے۔نبی ﷺ کا حکم ہے۔

كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا(صحيح أبي داود: 3207)

ترجمہ: میت کی ہڈی توڑنا ایسے ہی ہے جیسے زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا۔

یہاں ہڈی توڑنے سے مراد میت کی توہین کرنا ہے جیسا کہ طیبی نے کہا ہے۔

یہ الگ مسئلہ ہے کہ کسی کی وفات پہ تین دن سوگ منا سکتے ہیں۔سوگ منانا تین دن جائز ہے مگر ماتم کرنا یعنی رونا، پیٹنا، گریبان چاک کرنا، نوحہ کرنا کبھی بھی جائز نہیں ہے۔

(2) ماتمی ہیئت وکیفیت: سیاہ لباس پہنا، غسل چھوڑ دینا، زیورات اتار دینا، چولہے اوندھے کر دینا، نوبیاہی عورتوں کا میکہ میں قیام کرنا وغیرہ سارے ماتمی اعمال ہیں۔اور میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ سوگ صرف تین دن جائز، پھر کبھی اس میت کا دوسرے یا تیسرے سال سوگ نہیں منانا ہے۔اور ماتم کسی بھی قسم کی جائز نہیں ہے۔اور پھر سالہا سال ماتم منانا اسے سنت کا قائم مقام بنانا ہے۔

ایسے لوگوں کو نبی ﷺ کا یہ فرمان سناتا ہوں۔

من سنَّ في الإسلامِ سُنَّةً حسنةً ، فعُمِلَ بها بعده ، كُتِبَ له مثلُ أجرِ مَن عمل بها . ولا ينقصُ من أجورِهم شيءٌ

. ومن سنَّ في الإسلامِ سُنَّةً سيئةً ، فعُمِلَ بها بعدَه ، كُتب عليه مثلُ وِزرِ من عمل بها ، ولا ينقصُ من أوزارِهم شيءٌ(صحيح مسلم:1017)

ترجمہ: جس کسی نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر بعد میں عمل ہونے لگا تو اس کے لئے بھی اس پر عمل کرنے والے کے برابر اجر لکھا جائے گا اور کسی کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس کسی نے اسلام میں برا طریقہ جاری کیا اور بعد میں اس پر عمل کیا جانے لگا تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والے کے برابر گناہ لکھا جائے گا اس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ماتم کی ساری رسمیں شیعہ کی ایجاد ہیں۔352ہجری میں غالی شیعہ

ابن بویہ نے دوکانیں بند کرنے، ماتمی لباس لگانے، چہرہ نوچنے، گریبان چاک کرنے، عورتوں کو سیاہ لباس لگانے، ماتم کرتے سڑکوں اور بازاروں میں مرثیہ پڑھتی چھاتیاں پیٹتے نکلنے کا حکم دیا۔ شیعہ نے یہ حکم سنیوں پر بھی بالجبر نافذ کیا جو آج تک چلتا آرہا ہے یہاں تک کہ ہندوستان میں بھی شیعہ حکمرانوں کے دور میں رواج پاگیا۔

(3) **قبر و قبرستان کی رونق**: محرم کی ابتداء ہی سے قبروں کی صفائی، لپائی پتائی اور قبرستان کو بارونق بنانے کا عمل شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ دس محرم کو قبریں منور اور قبرستان بارونق ہو جاتا ہے۔ پھر مرد و عورت، جوان بوڑھے، چھوٹے بڑے تمام ہجوم کے ساتھ قبروستان پہنچتے ہیں جہاں میلہ لگا ہوتا ہے۔ پھول، مالا، اگربتی، موم بتی کاروبار ایک طرف اور عورت و مرد کا اختلاط دوسری طرف۔ پھر قبروں پہ نذر و نیاز، پھول مالے اور اگربتی و موم بتی کی رسمیں انجام دینا، قل وفاتحہ سے مردوں کو ثواب بخشنا، اور ان سے استغاثہ کرنا۔

قبروں کی زیارت مسنون عمل ہے مگر قبروں کو میلہ ٹھیلہ کی جگہ بنانا، اس کو سجدہ کرنا، اس سے مراد مانگنا، اس کے لئے نذر و نیاز کرنا، وہاں نماز پڑھنا یہ سب شرکیہ وبدعیہ اعمال ہیں۔ ان چیزوں سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے:

اللهم لا تجعَلْ قبري وثنًا يُعْبَدُ، اشتد غضبُ اللهِ على قومٍ اتخذوا قبورَ أنبيائِهم مساجدَ(تخريج مشكاة المصابيح للالبانی : 715، اسناده صحيح)

ترجمہ: یااللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا جسے لوگ پوجنا شروع کر دیں۔ ان لوگوں پر اللہ کا سخت غضب اور قہر نازل ہوا جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

عورتوں کا وہاں اختلاط حرام ہے، قل وفاتحہ، اگربتی و موم بتی کی رسم بدعت ہے اور قبروں کو لیپنا

پوتنا، قبرستان کو بارونق بنانا اس بات کی علامت ہے کہ ایسا آدمی قبر کا پجاری اور آخرت سے مغفل ہے ورنہ جس سے عبرت لینی ہے اسے چمکانا نہیں ہے وہاں آنسو بہانا ہے اور آخرت کی یاد تازہ کرنی ہے۔

(4) امام حسین کے نام کی نذرونیاز اور سبیل : یہ مہینہ مکمل نذرونیاز کا ہی ہے۔شروع دن سے خواتین گھروں میں نذرونیاز کا خوب اہتمام کرتی ہیں۔کھچڑا، حلیم، بریانی، مٹر پلاؤ، زردہ اور فرنی وغیرہ پکائے جاتے ہیں۔اسے لوگوں میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے اور قبروں ودرگاہوں پر بطور نذر پیش کیا جاتا ہے خصوصا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش، حضرت میاں میر، حضرت پیر مکی، حضرت مادھو لال حسین، حضرت خواجہ طاہر بندگی، حضرت عنایت حسین قادری، حضرت موج دریا اور دیگر درگاہوں پر۔امام حسین کی نذرونیاز بھی بطور خاص پیش کی جاتی ہے۔

غیر اللہ کے نام کے چڑھاوے، نذر، قربانی، ذبیحہ سب شرک کے قبیل سے ہیں۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ (البقرة: 173)

ترجمہ : تم پر مردہ اور (بہاہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔

اسی طرح امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی سبیلیں لگائی جاتی ہے۔دلیل میں کبھی کہتے ہیں کہ ان پر پانی بند کیا گیا تھا تو کبھی کہتے ہیں: "جس شخص نے عاشوراء کے روز اپنے اہل وعیال (کے رزق کے

معاملہ) پر فراخی وکشادگی کی، اللہ تعالیٰ سال بھر اس پر کشادگی فرماتے رہیں گے۔"

اولا پانی بند کرنے والی بات ہی غلط ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے تو دس محرم جو کہ عاشوراء کا دن ہے آج پانی کی سبیل نہیں لگنی چاہیئے۔ آل بیت اور محمد ﷺ سے محبت کرنے والوں کو عاشوراء کا روزہ رکھنا چاہیئے۔ صحابہ سمیت نبی ﷺ کو شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور کر کے دانا پانی بند کیا گیا کیا ہم صحابہ اور نبی ﷺ کی یاد میں اپنے اوپر تین سال تک دانہ پانی بند کرتے ہیں؟۔ پیٹ کے پجاری کبھی ایسا نہیں کر سکتے انہیں بہانہ بنا بنا کر اچھا اچھا کھانے کی لت پڑی ہے۔ اس کام کے لئے جو حدیث پیش کی جاتی ہے موضوع و من گھڑت ہے۔ اس لئے اس کام سے ہمیں کلیۃ باز رہنا ہے۔

(5) دوپر والے گھوڑوں کا جلوس: یہ گھوڑا جس کا نام ذوالجناحین ہوتا ہے شکلا ہندوؤں کی مورتی سے ملتا ہے۔ اسے جلوس کی شکل میں سڑکوں پر نکالا جاتا ہے اور اس میں شرکت باعث ثواب سمجھا جاتا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ہندو قوم اور مسلم قوم کا فرق مٹ سا جاتا ہے۔ اسلام میں مورتی کا تصور ہی نہیں ہے، اس پر مستزاد اس کے جلوس میں شرکت باعث اجر سمجھنا یہ اللہ کی عبادت میں شامل کرنا ہے۔ اسی طرح سے غیر اللہ کی عبادت کا دروازہ کھلتا ہے۔ بے جان شئی کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں مگر اسے اس قدر درجہ دینا اپنی دیگر عبادتوں کو ضائع کرنا ہے۔ الحفظ والامان

(6) رسم تعزیہ : تعزیہ کی وہی ایجاد ہے جو اوپر ماتم کی ایجاد میں دو نمبر شق کے تحت مذکور ہے۔ یعنی یہ شیعہ کی ایجاد ہے۔ پھر واقعہ کربلا کو کافی رنگ وروغن دے کر بیان کیا گیا تاکہ اس کی ایک عجیب

وغریب تاریخ شہادت بن سکے۔اس کے لئے مبالغہ آمیز جھوٹے قصے کہانیاں وضع کئے گئے۔آپ کو معلوم ہونا چاہئے کربلا سے متعلق یہ سب عجیب وغریب قصے، جھوٹے افسانے، بناوٹی کہانیاں شیعہ حضرات کے توسط سے پھیلائے گئے ہیں جن میں ابو مخنف لوط بن یحی، محمد بن سائب کلبی اور ہشام بن سائب کلبی وغیرہ شامل ہیں۔

تعزیہ جو کہ امام حسین کی قبر کی نقل ہے جسے کاغذوں، بانس اور کمچیوں سے تیار کیا گیا ہوتا ہے۔یہ ماتم کی حد وانتہا ہے۔اس میں انسانی جسم کو نقصان پہنچنے کے ساتھ ایسے اعمال وعقائد پائے جاتے ہیں جن سے ایمان دل سے نکل جاتا ہے۔

☆تعزیہ میں موجود قبر امام کو زندہ تصور کیا جاتا ہے اور انہیں عالم الغیب سمجھا جاتا ہے، ان کی تعظیم بجالائی جاتی ہے یہاں تک کہ انہیں مدد کے لئے بھی پکارا جاتا ہے۔

☆جب تعزیہ اٹھایا جاتا ہے تو چھوٹے بچے اس کے نیچے سے گذارے جاتے ہیں اس عقیدے سے کہ امام صاحب کی پناہ میں آجائیں گے۔

☆جس طرح مزار پہ قبر پرست سجدہ کرتا ہے، قیام کرتا ہے، نذر مانتا ہے، استغاثہ کرتا ہے ہو بہو وہی عقیدہ اور وہی عمل یہاں بھی انجام دیا جاتا ہے۔

☆تعزیہ کے جلوس میں شرکیہ مرثیہ ڈھول وطبلے کی آواز پر گائے جاتے ہیں۔اور اسلام کے نام پر

شرمناک کرتب و کھیل کا مظاہرہ ہوتا ہے۔بدن کو آگ و تلوار سے نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

☆اس جلوس میں مسلمان عورتوں کا ہجوم مردوں کے شانہ بشانہ ہوتا ہے بلکہ حد تو یہ ہے کہ نوجوان لڑکیاں نیم برہنہ، بال کھولے دھمال ڈال رہی ہوتی ہیں۔

☆بڑے چھوٹے سب مل کر ایک ساتھ ناچتے گاتے اور حیاسوز حرکتیں کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ نہ جانے کیا کیا کام انجام دیے جاتے ہیں؟ بھلا ان کاموں کا کربلا سے، شہادت سے اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے کیا واسطہ؟

ان کاموں کا واقعہ کربلا سے تو کیا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ اکثر شرک میں داخل ہیں اور شرک کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اللہ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء : 116)

ترجمہ: بے شک اللہ یہ گناہ ہرگز نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ اس کے سوا جسے چاہے معاف کر دیتا ہے۔اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، تو وہ یقیناً بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ تاریخ اسلامی کا ایک دلخراش واقعہ ہے اس سے کسی کو انکار نہیں مگر لوگوں نے اس واقعہ کی وجہ سے اسلامی تاریخ کی ساری شہادتوں کے واقعات بھلا دئے۔ خلفاء اربعہ میں سے تین کی شہادت ہوئی کسی کا ماتم، تعزیہ اور غم نہیں منایا جاتا، نہ ہی تذکرہ کیا جاتا ہے صرف واقعہ کربلا کی کیوں اس قدر تشہیر کی جاتی ہے؟ جب اس کی حقیقت جانیں گے تو پتہ چلے یہ سب شیعہ کی کارستانی ہے وہ کربلا کی آڑ میں اسلام کا چہرہ مسخ کررہا ہے، اس بہانے مسلمانوں میں شرک وبدعات پھیلاتا جارہا ہے، صحابی کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے، ایک مسلمان کو دوسرے کے خلاف ورغلایا جاتا ہے تاکہ مسلمان کی طاقت کبھی مجتمع نہ ہوسکے۔ ان چیزوں کے بارے میں ہمیں سوچنے سمجھنے کا موقع ہی کب ملا؟

اللہ کے واسطے حرمت مہینے کا احترام کریں اور اس میں زیادہ سے زیادہ روزہ رکھنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالی ہمیں صحیح بات سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

-مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں

17 August 2020